Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۷ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۷ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۵

بچوں کی تربیت۔ ماں اور باپ دونوں کا فرض

لوگ سمجھتے ہیں کہ ماں کا کام ہے کہ تربیت کرے اور والد اس میں دخل نہیں دیتے۔ والد ساتھ مل کر محنت نہیں کرتے اور ماں پہ چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ جس طرح چاہے ان کو پالے۔ ان کا خیال رکھے نہ رکھے والد تو صرف کمانے میں مصروف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا...... ماں اور باپ دونوں اولاد کے لئے محنت کرنے میں برابر کے شریک ہونے چاہئیں اور دونوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خطبہ ۳ مئی ۱۹۹۱ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً اس سے متنفر ہوتے ہیں۔ ان کی ہمت اور کوشش اسی ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو۔ وہ ایسی حالت میں ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دنیا ان کو نہ پہچان سکے۔ مگر ممکن نہیں ہوتا کہ دنیا ان کو چھوڑ سکے کیونکہ وہ دنیا کے فائدہ کے لئے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے جو دشمن اور مخالف ہوتے ہیں ان سے بھی ایک فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ان کے سبب سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ اُن کی چھیڑ چھاڑ سے عجیب عجیب انوار ظاہر ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸)

"اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ اُن کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شئے ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۲)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی تاج الدین صاحب سابق ناظم دارالقضاء لکھتی ہیں:

میرے بیٹے عزیزم مظفر احمد نعیم کے ہاں مورخہ ۱۱ مئی کو میامی (امریکہ) میں بیٹی پیدا ہوئی ہے، جس کا نام وجیہہ مظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب، سابق ناظم دارالقضاء ربوہ کی پوتی اور مکرم کیپٹن سید محمد اکمل صاحب، آف لاہور چھاؤنی کی نواسی ہے۔ بچی کی درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنی زندگی بنی نوع انسان کی ہمدردی کیلئے وقف کر دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"اگر کسی قوم کے اندر دوسروں کے فوائد کو اپنے فوائد پر مقدم رکھنے کا جذبہ پایا جائے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کا مقامِ حیات کس قدر بلند ہوگا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب شام میں لڑائیاں ہوئیں اور بیت المقدس بھی فتح ہوا تو عیسائیوں نے دوبارہ حملہ کیا اور مسلمانوں کو کچھ وقت کے لئے بیت المقدس چھوڑنا پڑا جب (وہ) پیچھے ہٹے اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بیت المقدس کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ دیں گے۔ تو انہوں نے شہر کے باشندوں کو بلایا اور آئندہ سال کے لئے جو ٹیکس وصول کئے ہوئے تھے وہ سب واپس کر دیئے۔ اس کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ تاریخ میں آتا ہے کہ جب لشکر شہر سے باہر نکل آیا تو عوام الناس تو الگ رہے بڑے بڑے پادری بھی روتے اور دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا! ان لوگوں کو جلد واپس لا۔ ان کی اپنی قوم ان پر قابض ہو رہی تھی لیکن وہ غیر قوم کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے کہ خدا ان کو جلد واپس لے آئے۔ مسلمانوں نے سال بھر حفاظت کرنے کے بدلہ میں ان سے ٹیکس وصول کیا تھا لیکن جب دیکھا کہ اب انہیں حفاظت کرنے کا موقع نہیں ملے گا تو سب ٹیکس معاف کر دیئے۔ اتنے تمدن اور ورع کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم ان لوگوں کی خدمت کے لئے آئے تھے۔ اگر ہم ان سے کوئی ٹیکس لیتے ہیں تو اس خدمت کے لئے لیتے ہیں اور اگر ہمیں ان کی خدمت کرنے کا موقع نہیں ملا تو ہمیں کوئی حق حاصل نہیں کہ ان کے ٹیکس اپنے پاس رکھیں۔ یہ رب العالمین والی صفت تھی جو ان میں پائی جاتی تھی کہ وہ ہر نقطہ اور ہر لحاظ سے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کا خادم سمجھتے تھے۔ یہ (میری زندگی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے) کی ایسی مثال ہے جس

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ احسان ۱۳۷۱ ہش — ۲۷- جون ۱۹۹۲ء

جاننا اور ماننا

جاننا اور ماننا انسان کی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم جانتے ہی نہیں تو مانیں گے کس طرح اور اگر مانتے ہی نہیں تو اس پر عمل کس طرح کریں گے۔ پس کہا جا سکتا ہے کہ انسان کے سارے اقوال اور افعال جو وہ دانستہ طور پر کرتا ہے جاننے اور ماننے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بعض اوقات جاننے کے بغیر بھی ماننا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے ہماری حد استعداد جاننے تک پہنچ ہی نہ سکے لیکن ماننا ضروری ہو۔ ایسی صورت میں جاننا ضروری نہیں ہوگا۔ البتہ ماننا ضروری ہوگا۔ ایمان بالغیب اسی کا نام ہے جانا تو نہیں لیکن مانا ہے۔

آخرت کو لیجے۔ اسے کون جانتا ہے۔ اسے کس نے دیکھا ہے۔ اور کس نے سوچا ہے لیکن ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہے۔ یہ ہے جانے بغیر ماننا۔ آخرت کے متعلق ہر بات ماننے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں بتاتا ہے کہ آخرت ہے کیا اور ہم اسے مانتے ہیں اور اس کے پیش نظر ایسے اعمال بجالاتے ہیں جو آخرت میں ہمارے کام آئیں۔ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے یعنی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا کے بعد کوئی دنیا نہیں۔ مر گئے تو مر گئے۔ نہ پھر جی اٹھنا ہے۔ نہ اس کے بعد کوئی زندگی ہے۔ انکی یہ والی زندگی ان لوگوں کی زندگی سے بالکل مختلف ہے جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے شواہد قدم قدم پر بکھرے پڑے ہیں لیکن چونکہ یہ شواہد نظر صرف اہل ایماں کو آتے ہیں۔ اس لئے جو نہ ماننا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی انکار کر دیتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی انکار ہو اور آخرت پر بھی ایمان نہ لایا جائے تو پھر کبھی ایسا کیوں کیا جائے گا جس سے آخرت سنور سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"دنیا فنا کا مقام ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان اس فانی مقام پہ دلدادہ نہ ہو بلکہ آخرت کی فکر کرے جو ابدی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کی مرضی کو مقدم کر کے چلے"۔

گویا کہ سب سے پہلی بات اور سب سے اہم بات اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ماننا ہے۔ اگر انسان اسکی ہستی پر ایمان لے آوے تو آخرت پر ایمان لانا بھی منطقی بات ہو جاتی ہے اور آخرت سنوارنے کی کوشش بھی ایک واجب العمل بات بن جاتی ہے۔

جیب میں ہیں اس کی پیسے کم، مگر
وہ کسی سے مانگنے جاتا نہیں
تم اسے اپنے سے کم کہتے ہو کیوں
وہ تمہارا تو دیا کھاتا نہیں

ـــــ ابوالاقبال

واماندۂ سفر نہ ہوئے ہیں نہ ہوں گے ہم
حیرت سے دیکھتے ہیں ہمیں لوگ، تازہ دم

منزل نگاہ میں ہے تو آسان ہے سفر
اٹھتے ہیں کس وثوق سے رہگیر کے قدم

ہم نے ہر ایک گام جلایا ہے اک چراغ
ہوگی مسافروں کے لئے روشنی نہ کم

میری وفا بھی عزم کی صورت میں ڈھل گئی
اس شخص نے جو کھائی ہے بیداد کی قسم

جز بز ہوئے ہیں کیوں وہ مری بات بات پر
یہ میری داستاں ہے جو کرتا ہوں میں رقم

مانوس ہو کے غم سے مجھے بھول ہی گیا
یہ میرا غم ہے یا یہ کسی اور کا ہے غم

اشکوں نے میرے دل میں جلائی ہے ایک جوت
شائد مرے خیال کی مٹی ہو اور نم

دزدیدہ میری سمت یہ کیسا ہے التفات
کوئی بتائے مجھ کو کہ یہ شہد ہے کہ سم

کم ہو گئی ہے رونقِ بزمِ خیال کیوں
لوٹا سمندروں نے مری سوچ کا بھرم

ان کی نگاہ میں ہوں فقیرِ حقیر میں
میری نگاہ میں ہیں وہ اِک شیخِ محترم

میں نے نسیم ہاتھ دیا اس کے ہاتھ میں
کاندھوں پہ جس کے ٹوٹا ہے سارے جہاں کا غم

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جاں بیفشاں تا دگر جانے رسد

اپنی ہستی کو فنا کر دے تاکہ تجھ پر فیضانِ الٰہی نازل ہو۔ جان قربان کر تا تجھے دوسری زندگی ملے۔

تو گذاری عمرِ خود در کبر و کیں
چشم بستہ از رہِ صدق و یقیں

تُو تو اپنی عمر تکبر اور کینہ میں بسر کر رہا ہے اور صدق و یقین کے راستہ سے آنکھ بند کر رکھی ہے۔

نیک دل با نیکواں دارد سرے
بد گہر تُف می زند بر گوہرے

نیک دِل انسان نیکوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مگر بداصل آدمی موتی پر تھوکتا ہے۔

ہست دیں تخمِ فنا را کاشتن
وز سرِ ہستی قدم برداشتن

دین کیا ہے۔ فنا کا بیج بونا اور زندگی کو ترک کر دینا۔

دو چیزیں دنیا میں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ایک تکبر اور کینہ اور دوسرے خدا تعالیٰ کا فیضان۔ خدا تعالیٰ کا فیضان حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنی نفی کرنی پڑتی ہے۔ جب وہ اپنی جان کو خدا تعالیٰ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے یعنی اس کا ہر حکم ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس کی راہ میں ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فیضان نازل کرتا ہے۔ لیکن اگر انسان تکبر اور کینہ کی زندگی بسر کر رہا ہو۔ تو یقیناً سچائی اور یقین اس کی آنکھوں سے اوجھل رہیں گے۔ گویا اس نے اپنی آنکھیں سچائی اور یقین کے لئے بند کر رکھی ہیں۔ اور اگر انسان میں سچائی اور یقین نہ ہو تو خدا کے فیضان سے حصہ پانا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ نیکوں کے ساتھ تعلق رکھے۔ کیونکہ نیکوں کی صحبت میں انسان نیکی ہی کی طرف مائل رہتا ہے۔ اسے بُرے خیالات بھی نہیں آتے اور بُرے کام کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ بہتر زندگی گذارنے کا یہی طریق ہے کہ انسان نیکوں کی معیت اختیار کرے کیونکہ جو شخص نیک نہیں ہوتا۔ اس کی پہچان اتنی غلط ہو جاتی ہے کہ وہ موتی پر بھی تھوکتا ہے۔ حالانکہ اگر انسان موتی کو پہچانتا ہو تو وہ اس کی قدر کرے گا اور اسے سنبھال کر رکھے گا۔ لیکن چونکہ اس کی عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے اس لئے وہ موتی کو بھی پہچانتا نہیں بلکہ اس پر تھوکتا ہے یعنی اس سے الگ رہتا ہے اور اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔

حضور فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فیضان حاصل کرنے کے لئے یہ تو سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اس کے احکام ماننے چاہئیں لیکن ایسا کرنے کے لئے انسان کو اپنی ذات کی نفی کرنی پڑتی ہے اور فنا کا بیج بونا پڑتا ہے جب تک انسان اپنی زندگی کی نفی نہ کرے تب تک نہ تو خدا تعالیٰ کی صفات کو جان سکتا ہے اور نہ پہچان سکتا ہے اور اگر اس کی صفات کو جانے ہی نہ تو وہ اس کی صحیح رنگ میں قدر کس طرح کر سکتا ہے اور اس کے احکام کس طرح اس کی زندگی کا حصہ بن سکتے ہیں حضور فرماتے ہیں کہ دین کے بغیر زندگی گذارنے سے انسان خدا تعالیٰ کو حاصل نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی نفی کر سکیں، اس کی صفات کو پہچان سکیں اور کبر اور کینہ کبھی ہمارے پاس تک نہ پھٹکے۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

پہلی بات تو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ خدام کو یہ دن کام میں گذارنے چاہئیں ابھی جب میں گھر سے آیا ہوں تو کچھ خدام باہر کھڑے ہوئے تھے۔ پھر یہاں سے بھی بعض خدام اٹھ کر جاتے رہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہاں انہیں کام میں لگائے رکھنے کا کوئی انتظام نہیں۔ یہ تربیت اور نظام جس غرض کے لئے ہے کے مظاہرے کے دن ہیں۔ اس لئے اگر کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جو نظام کے خلاف ہے تو جس غرض کے لئے یہ اجتماع کیا گیا ہے وہ اس کی روح کو کچلتا ہے۔ اس لئے مرکزی معتمدین اور زعماء یہ بات نوٹ کر لیں کہ آئندہ جو خدام یہاں بیٹھیں وہ خیموں کے نظام کے ماتحت بیٹھیں۔ یعنی ہر جماعت اکٹھی بیٹھے۔ کیونکہ یہ بات تو یہاں نہیں کہ انہوں نے متفرق جگہوں سے آنا ہے یا انہوں نے متفرق کاموں سے آنا ہے یہاں جگہ بھی ایک ہے اور سارے دن کا پروگرام بھی مقرر ہے۔ پھر رہائش کی جگہ بھی ایک ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ میں خدام الگ الگ بیٹھیں آئندہ کے لئے یہ انتظام ہونا چاہیئے کہ خدام جماعت وار بیٹھیں۔ اور ایک خاص وقت مقرر ہونا چاہیئے کہ وہ اس وقت کے اندر اندر یہاں جلسہ میں بیٹھ جائیں۔ پھر انہیں جماعت وار بلایا جائے اور دیکھا جائے کہ آیا تمام خدام حاضر ہیں اور زعیم اعلان کرے کہ میری مجلس کے سب خدام حاضر ہیں پھر وہ زعماء اس بات کے ذمہ دار ہوں کہ ان کی مجالس کے ارکان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھیں۔ اگر کسی خادم کو کوئی ضرورت پیش آ جائے کہ وہ جانا چاہے تو وہ اپنے زعیم سے اجازت لے کر مجلس سے اٹھے اور وہ زعیم اس بات کا ذمہ دار ہو کر وقت پر بتائے کہ فلاں فلاں خادم میری اجازت سے باہر گئے ہیں۔

ایک بات میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ اردگرد کھڑے ہیں میرے خیال میں یہ اس لئے کھڑے ہیں کہ ان کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ میں نے پچھلے سال کسی موقعہ پر یہ تجویز بتائی تھی کہ خدام خیموں کے سامان کی طرح کوئی نہ کوئی ایسا کپڑا بھی ساتھ لایا کریں جس کو وہ نیچے بچھا کر بیٹھ سکیں۔ کیونکہ یہاں اتنی دریاں میسر نہیں آ سکتیں جن پر سب لوگ بیٹھ سکیں۔ اور پھر یہ انتظام ہی اس قسم کا ہے کہ نوجوانوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ سختی اور ترشی کیسے برداشت ہو سکتی ہے۔ پس خدام اپنے ساتھ ایک زائد کپڑا لے آیا کریں۔ جس پر وہ اس قسم کے موقعہ پر بیٹھ سکیں۔ اس پر مہمانوں کو بھی بٹھایا جا سکتا ہے۔ یا ایسے خدام جو اپنے ساتھ کسی وجہ سے کم کپڑے لائیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خدام کپڑے لے آیا کریں۔ اگر نیچے دریاں یا کوئی اور چیز بچھانے کا انتظام ہو گیا تو وہ اس پر کپڑا بچھا کر بیٹھ جائیں گے۔ ورنہ زمین پر کپڑا بچھا کر بیٹھ جایا کریں گے۔ اور اس طرح آرام سے تقریر سن سکیں گے۔ خالی زمین پر بیٹھنا بھی کوئی نقص نہیں۔ لیکن تنظیم کے ماتحت یہ چیز ضروری ہے کوئی چیز میسر نہ ہو تو اور بات ہے۔ لیکن میسر ہو سکے تو اسے مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا ہے کہ کھانا میسر نہ ہو تو صبر کرنا چاہیئے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ صبر اچھی چیز ہے۔ اس لئے اگر کھانا میسر بھی ہو تب بھی کھانے کو نہ دو۔ پس یہ ہدایت کہ جہاں کپڑا نہیں انسان کو زمین پر ہی بیٹھ جانا چاہیئے۔ اور چیز ہے۔ اور کپڑا میسر ہو اور پھر اسے نہ بچھایا جائے یہ اور چیز ہے اگر کپڑا میسر نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی تکبر سے کہے کہ میں خالی زمین پر نہیں بیٹھوں گا۔ اس روح کو بھی ہمیں کچلنا چاہیئے۔ لیکن یہ روح بھی ہمیں پیدا کرنا چاہیئے کہ جہاں کوئی انتظام ہو سکتا ہے وہاں انتظام کر دینا چاہیئے۔ اور اس کا یہی طریق ہے کہ ہر ایک خادم اپنے ساتھ ایک کپڑا زائد لائے تا وہ اس قسم کے موقعوں پر کام دے سکے۔

(فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

واقفین نو اور انکے والدین

حضور انور نے فرمایا :-

واقفین نو کی تربیت میں " یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

صدر صدّام کے مخالف

اگرچہ عراقی حکومت کی مخالفت کرنے والے عراقی آپس میں علاقائی اور مذہبی طور پر اور نظریاتی طور پر بھی بٹے ہوئے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ اب وہ سب کے سب متحدہ محاذ بنا کر صدر صدام حسین کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اس وقت تقریباً چالیس گروپ ایسے ہیں جو موجودہ حکومت کی مخالفت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان میں سے ۱۵۰ افراد نے جو خصوصی اجلاس میں شرکت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک کرد باغی لیڈر بھی ہے جس کا نام جلال طلبانی ہے۔ اگرچہ زیادہ ایکٹو تو چالیس گروپ ہیں لیکن ویسے کہا جاتا ہے کہ ساٹھ گروپ ایسے ہیں جو صدام کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن اب تک یہ لوگ اکٹھے نہیں ہو سکے۔ اور علاقائی اور مذہبی طور پر ان میں جو اختلافات ہیں وہ انہیں ایک دوسرے کے قریب نہیں آنے دیتے۔ ان میں کرد بھی شامل ہیں۔ سنی عرب قوم پرست اور شیعہ بنیاد پرست اور عیسائی کمیونسٹ۔ یہ سب کے سب یوں لگتا ہے کہ صدام حسین کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کے اتحاد میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی ہے کہ عراق کے ارد گرد کی مملکتیں جن سے ان لوگوں کا کسی نہ کسی طرح تعلق ہے وہ اپنے اپنے طریق پر صدام کو ہٹانے کی قائل ہیں۔ کوئی سعودی عرب کے ساتھ ہے کوئی ایران کے ساتھ اور کوئی شام کے ساتھ۔ ان کے بعض نمائندے کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یہ تھا کہ جب ہم کام شروع کریں گے تو ہمیں کوئی مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔ لیکن چونکہ ہمسایہ ممالک کی حکومتوں کے اپنے اپنے مفادات ہیں اس لئے ان میں وہ اتفاق قائم نہیں ہو سکا جس کی ہمیں سخت ضرورت ہے۔

روس میں پناہ

بتایا گیا ہے کہ روس نے نارتھ کوریا کے ایک پوسٹ گریجوایٹ طالب علم کو پناہ دی ہے۔ ایتار تاس ITAR TA کی نیوز ایجنسی نے گذشتہ روز یہ بات بتائی۔

اس شخص کا نام "کم ہان سے" ہے یہ شخص ماسکو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ۷ مئی کو اس نے حکومت سے پناہ مانگی اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اسے اس بات کا ڈر تھا کہ اس کے ساتھ مذہبی امتیاز برتا جائے گا۔ اس لئے اسے تشدّد کا خطرہ تھا۔ اس کی عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ نارتھ کوریا کے ایک بڑے اہم سفارت کار کی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی بیوی اور اس کے بچے نارتھ کوریا میں ہی رہائش پذیر ہیں اس شخص نے روسی ٹیلیویژن کو بتایا کہ اس کا ارادہ ہے کہ وہ عیسائی پادری بن جائے۔ لیکن یہ بات نارتھ کوریا میں کسی طرح بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔

نارتھ کوریا نے روس سے کہا ہے کہ وہ اس شخص کو واپس اس کے اپنے ملک بھیجے۔ لیکن لگتا ہے کہ ایسا نہیں کیا جائے گا۔ کئی نارتھ کورین لوگوں نے جن کی شناخت نہیں کی جا سکتی اس بات کی کوشش کی ہے کہ اسے اغوا کر لیا جائے کیونکہ نارتھ کوریا نے اس کے خلاف الزامات کی فہرست بھی نہیں دی۔ اور کوئی ایسے کاغذات بھی پیش نہیں کئے جن کی وجہ سے اس بات پر غور کیا جا سکتا کہ وہ کس طرح کا مجرم سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے روس کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ اسے سیاسی پناہ ہی سمجھیں گے۔

بصرہ کی تباہی

اقوام متحدہ کے ان حکام نے جو عراق کے مختلف علاقوں میں امدادی سامان پہنچاتے ہیں کہا ہے کہ عراق کے جنوبی شہر بصرہ میں وبائی بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے کے لئے زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں اور زیادہ سازو سامان بھی۔ اقوام متحدہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ حالت نازک ہے اور اگر انسانی ہمدردی کے ناطے یہاں مزید امداد نہ دی گئی تو بہت زیادہ نقصان کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک تو ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ وہاں وبائیں نہیں پھوٹیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ اگر حالات اسی طرح جاری رہے تو عنقریب اس سارے علاقے میں صاف پانی معدوم ہو جائے گا۔ اور بیماریاں پھیل جائیں گی۔ یہاں پر پانی کے نکاس کا بھی کوئی اچھا انتظام نہیں ہے اور بچے عام طور پر گندے پانی میں کھیلتے ہیں۔ یہ بھی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ یہاں خاص طور پر صاف پانی مہیا کرنا ضروری ہے۔ بصرہ کی آبادی پندرہ لاکھ ہے اور یہ شطّ العرب پر واقع ہے یہاں پر ۸۸-۱۹۸۰ء کی ایران عراق جنگ کے دوران بہت زیادہ بمباری کی گئی تھی اسی طرح ۱۹۹۱ء میں بھی جب خلیج کی جنگ جاری تھی۔ یہاں پر بہت زیادہ تباہی پھیلی۔ جہاں تک اس کی تعمیر نو کا سوال ہے اس میں اقوام متحدہ کی تجارتی پابندیاں حائل ہو رہی ہیں۔ کیونکہ عراق اپنا تیل برآمد نہیں کر سکتا اور اس کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ وہ تعمیر کے کام کو جاری رکھ سکے جیسا کہ سارے عراق میں ہے۔ بصرہ میں بھی خوراک اور دوائیاں بہت کم میسر آتی ہیں اور اس وجہ سے بھی صحت کے مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ مقامی حکام نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ سے پہلے جتنے بچے ہلاک ہو گئے تھے۔ اب اس سے دوگنا ہلاک ہو رہے ہیں

لیبیا پر پابندیاں

لیبیا کے لیڈر کرنل معمر قذافی خاصی مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے جو لیبیا پر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے ملک میں خوراک بھی کم ہو رہی ہے اور دوائیں بھی ناپید ہو رہی ہیں۔ اور ان دونوں چیزوں کی عدم موجودگی میں بیماروں کمزور لوگوں اور بچوں کی زندگی خطرے میں ہے گذشتہ دنوں معمر قذافی نے اعلان کیا تھا کہ ان کا اور ان کی حکومت کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ برطانیہ نے ان سے آئی۔ آر۔ اے (آئرش ریپبلک آرمی) کے متعلق تفصیلات مانگی تھیں۔ جو معمر قذافی نے اپنے علم کے مطابق انہیں مہیا کر دیں۔ اب برطانیہ کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ جو معلومات انہیں فراہم کی گئی ہیں (اور ایسا جنیوا میں کیا گیا تھا) یہ اگرچہ نامکمل ہیں اور غیر تسلی بخش بھی۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان میں بعض مثبت باتیں بیان کی گئی ہیں جن سے خاصا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ وزارت خارجہ نے اعادہ کیا ہے اس بات کا کہ لیبیا مکمل طور پر برطانیہ اور امریکہ کے مطالبات کو مان لے اور یہی ایک ذریعہ ہے اقوام متحدہ کی پابندیوں سے آزاد ہونے کا۔

بین المملکتی گاڑیاں

ایران نے ترکی سے کہا ہے۔ کہ وہ تہران سے انقرہ جانے والی ریل گاڑی کی حفاظت کا ذمہ لے۔ گذشتہ دنوں اس گاڑی کو یہ حادثہ پیش آگیا کہ بعض لوگوں نے اس پر حملہ کیا اور اس حملے میں ایک چھ سالہ ایرانی بچہ مارا گیا۔ اور اس کے علاوہ نو دیگر ایرانی زخمی ہو گئے۔

اگر بین المملکتی گاڑیاں چلیں تو اس میں کیا شک ہے کہ جو گاڑی جس علاقے میں چل رہی ہو۔ اس علاقے کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اسے بحفاظت منزل مقصود تک پہنچائے۔ مثلاً اگر اسی گاڑی کو ایران میں حادثہ پیش آتا تو اگرچہ یہ تہران تا انقرہ گاڑی ہے۔ ترکی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ یا اگر ایران میں حادثہ پیش آتا اور کوئی ترکی خدانخواستہ مارا جاتا یا زخمی ہوتا تو یقیناً ترکی تہران سے کہتا کہ وہ اس گاڑی کے مسافروں کی حفاظت کا انتظام کریں۔ امید ہے کہ ایران کی درخواست پر ترکی اس گاڑی پر محافظ مقرر کریں گے۔

ایشیا واچ اور بھارت

ایشیا واچ ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مرکزی دفتر امریکہ میں ہے۔ اور یہ ایشیا کے مختلف ممالک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی رپورٹیں تیار کرتی ہے۔ اس تنظیم نے ہندوستان کی تین ریاستوں کے متعلق الزام لگایا ہے کہ وہ لوگوں کو ڈراتی دھمکاتی ہیں اور اپنے مخالفین کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کرتی ہیں حالانکہ ہندوستان اپنے آپ کو ایک بہت بڑی جمہوریت کہتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان تینوں ریاستوں کی پولیس نہایت سختی کے ساتھ اجتماعات کو منتشر کرتی ہے حالانکہ وہ اجتماع پرامن ہوتے ہیں۔ اور ان کے کام کرنے والوں کو ڈراتی دھمکاتی ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جن کا دیہات سے تعلق ہے اور وہ جمہوریت کی تنظیموں کا ساتھ دیتے ہیں۔ رپورٹ یہ بھی کہتی ہے کہ جرم بتائے بغیر حراست میں رکھنے کے قانون کو نہایت غلط طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جو لوگ امن و امان سے اور نرم روئی سے اپنی بات کرتے ہیں۔ انہیں بھی مخالفت کی وجہ سے حراست میں لے لیا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ و تلخیص ـــــ عبدالباسط شاہد

بہترین قدرتی علاج ـ پیدل چلنا

سٹیفن واٹکنسن ۳۵ سال کی عمر میں بلا کا تمباکو نوش تھا۔ اس کا وزن معمول سے ۱۰۰ پونڈ زیادہ تھا اور اس کی عام صحت اتنی کمزور تھی کہ سیڑھیاں چڑھنا بھی اس کے لئے ایک مسئلہ بن جاتا مزید برآں اسے دل کی تکلیف بھی ہو گئی اور اسے بائی پاس اپریشن کروانا پڑا۔ اس کے سرجن نے اسے نصیحت کی کہ وہ روزانہ ایک میل پیدل چلا کرے ورنہ وہ صحت مند زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ مریض نے اس نصیحت کو پلّے باندھ لیا اور غذائی احتیاط اور روزانہ سیر کو اپنا معمول بنا لیا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے یہ پروگرام ڈاکٹر کے کہنے پر شروع کیا تھا مگر اب میں اسے اس لئے جاری رکھے ہوئے ہوں کہ وہ فوائد اور مزا جو مجھے اس سے حاصل ہوا ہے میں اس سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔

ڈلاس ٹیکساس میں اس موضوع پر تحقیق کرنے والی ایک ٹیم اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کمزور جسمانی صحت بھی اسی طرح خطرناک ہے جس طرح تمباکو نوشی یا کولیسٹرول کی زیادتی۔ ان محققین کا کہنا ہے کہ عمر کی زیادتی کے ساتھ پیدا ہونے والی بیماریوں میں آدھی سے زیادہ بیماریاں غیر مستعد اور سست زندگی گزارنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے مقابل پر ہلکی پھلکی ورزش اور پیدل چلنے سے ایک انسان ۳۰ سے ۷۰ سال کی عمر تک بھی اپنی توانائی کا ۸۰ فیصد محفوظ رکھ سکتا ہے۔

۲۰ سے ۳۰ منٹ کی ہلکی ورزش اور عمدہ طریق پر سیر کے نتیجہ میں جسمانی و ذہنی طور پر ڈرامائی نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے وہ لوگ بھی بخوبی متمتع ہو سکتے ہیں جو ابتدائی عمر میں نکمے بیٹھے رہنے کو دوسری ہر بات پر ترجیح دیتے تھے۔

پیدل چلنے سے دردوں کو آرام آجاتا ہے کیونکہ پٹھے اور جوڑ مناسب استعمال میں نہ آنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر سیر اور ورزش سے مناسب لچک اور حرکت کی صلاحیت باقی رہتی ہے جس سے بہت سی دردوں سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سخت ورزش اور بہت تیز بھاگنے سے عام آدمی کو بعض اوقات نقصان بھی پہنچ سکتا ہے کیونکہ اس طرح ہمارے پاؤں زمین پر ہمارے جسم سے دوگنا بلکہ چار گنا تک وزن کے ساتھ زمین پر لہراتے ہیں مگر ہلکی ورزش اور پیدل چلنے کی صورت میں ایسا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

جیسے جیسے ہماری عمر میں زیادتی ہوتی ہے کشش ثقل کے عام قانون کے مطابق جو تبدیلیاں آتی ہیں۔ ان میں سے بعض ہمیں اچھی نہیں لگتیں۔ ۳۰ برس کی عمر کے بعد پٹھوں کی موزونیت میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے اس طرح ایک شخص جو ۳۰ سال کی عمر میں سڈول و خوبصورت نظر آتا ہے وہ اتنے ہی وزن کے باوجود ۵۰ سال کی عمر میں موٹا اور بھدا نظر آنے لگتا ہے۔ بازوؤں کو زور زور سے ہلاتے ہوئے تیز چلنے سے اس تبدیلی کو کم اور آہستہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح چلنے سے خون کی گردش برابر رہتی ہے جو کئی قسم کے جوڑوں کے درد اور بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے اس طرح یہ تو ہو سکتا ہے کہ معمر انسان نوجوانوں کی طرح نظر نہ آئے مگر طاقت اور بیماریوں کے مقابلہ کی صلاحیت برقرار رہ سکتی ہے۔

روزمرہ کے حالات میں ایسی مشکلات آسکتی ہیں جن کے نتیجہ میں انسان پر بوجھ اور دباؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ روزانہ پندرہ منٹ کی سیر اس کیفیت کو ختم کرکے بوجھ اور دباؤ سے نجات دلا دیتی ہے۔ بے خوابی کی پریشانی بھی اس سے دور ہو جاتی ہے

اس موضوع پر تحقیق کرنے والے اس امر پر متفق ہیں کہ روزانہ سیر دماغی تکان کو دور کرکے بہتر سوچنے کے مواقع میسر کرتی ہے۔ تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ سیر کے نتیجہ میں دماغی صلاحیتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے ۵۵ سے ۷۰ سال کی عمر کے لوگوں کا جائزہ لینے سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ وہ لوگ جو روزانہ سیر کرتے ہیں ان کی یادداشت اور نظر ان لوگوں کی نسبت جو سیر نہیں کرتے بہت بہتر ہوتی ہے۔

دماغی صلاحیت کے ساتھ ساتھ دل کی حالت بھی بہتر ہوتی ہے اور دل کی بیماریوں کے امکانات میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔ سیر کے نتیجہ میں آکسیجن کی فراہمی اور خون کا دوران بہتر ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

ہڈیوں کی مضبوطی بہت حد تک سیر اور مناسب خوراک پر منحصر ہوتی ہے ۳۵ سال کی عمر میں ہڈیاں مضبوط ہوں گی تو ہڈیوں کی توڑ پھوڑ اور بیماریاں کم ہوں گی۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس کا ازالہ صبح کی سیر اور مناسب غذا سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس عمر میں کیلشیم آسانی سے پہلے کی طرح جزو جسم نہیں بن پاتی۔ اس لئے سیر اور مناسب غذاؤں سے حاصل ہونے والا بورون (BORON) اس کمی کو پورا کر سکتا ہے۔

۲۵ سال کی عمر کے بعد ضرورت سے زائد چربی اور توانائی استعمال کرنے یا ختم کرنے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور چربی جسم میں محفوظ ہو کر موٹاپے اور دوسری بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ اکثر لوگ اس کے علاج کے لئے غذائی کمی کا سہارا لیتے ہیں مگر یہ امر خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے میں زیادہ معاون ثابت نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو نقصان کا باعث بھی ہو جاتا ہے اس سلسلہ میں باقاعدہ سیر بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ امر اس مثال سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ ایک مریض جو معیاری وزن سے سو پونڈ زیادہ اور ذیابیطس کا مریض بھی تھا۔ اپنی خوراک کے بارے میں بھی زیادہ محتاط نہیں تھا۔ ۴۶ برس کی عمر میں شکر کی زیادتی کی وجہ سے وہ شدید بیمار ہوا اور قریب تھا کہ اس دنیا سے کوچ کر جائے تاہم معالجین کی بھاگ دوڑ سے اس کی حالت کچھ بہتر ہو گئی تو اس کے معالج نے اسے بتایا کہ وہ اپنی عادات اور معمولات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے ۵۰ سال کی عمر تک بھی بمشکل پہنچ سکے گا اگر وہ اچھی صحت کے ساتھ لمبی زندگی حاصل کرنے کا خواہشمند ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی غذا میں احتیاط کرتے ہوئے سادہ اور متوازن غذا استعمال کرے اسی طرح روزانہ کم از کم ایک میل سیر کرے۔ مریض نے اپنے معالج کی نصیحت پر عمل کیا اور ایک سال میں ہی اس کا زائد وزن کم ہو گیا۔ شکر کی مقدار مناسب حد تک آگئی اور اس کا حوصلہ یہاں تک بڑھ گیا کہ اس نے چالیس میل کے سیر کے مقابلہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس کا کہنا ہے کہ اگرچہ میں اس دوڑ میں اوّل تو نہ آسکا مگر میں نے ایک اور دوڑ جیت لی ہے۔ جو زندگی کی دوڑ ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمد اشرف صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ الفضل یقیناً ایک بلند پایہ اخبار ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مضامین میں سے اقتباسات۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے مضامین بعنوان علمی مسائل۔ کمیونزم اور دیگر موضوعات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور بہت سے دیگر مضامین پڑھ کر بعض اوقات لگتا ہے کہ روح نہر کے ٹھنڈے پانی سے نہا کر نکلی ہے۔ البتہ ملکی خبریں پڑھ کر ایک پرانا لطیفہ یاد آجاتا ہے کہ برطانیہ میں کسی الیکشن کے دوران دو امیدواروں (BOB اور TOM) کے درمیان سخت مقابلہ تھا TOM نے ایک کتابچہ شائع کیا جس کا عنوان تھا "BOB کے عوام کی بھلائی کے لئے کارنامے" اس کتابچے کے سارے صفحات خالی تھے اور آخر میں لکھا تھا کہ ابھی تک BOB عوام کے لئے کوئی کام نہیں کر سکا اگر اسے موقع دیا گیا اور اس نے عوام کے لئے کوئی کام کیا تو ان صفحات میں درج کر دیا جائے گا۔

سلسلہ وار مضمون "کاغذی ہے پیرہن" بہت دلچسپ ہے میں جب نائیجیریا میں تھا تو تقاریر کے YORUBA ترجمہ کے دوران لفظ DAJOO-DAJOO کانوں کو اتنا بھلا معلوم ہوتا تھا کہ ہم گھر میں بغیر اس کے معنی معلوم ہونے کے بے موقع استعمال کرتے تھے۔ آپ کے کسی مضمون سے ہی اس کے معنے معلوم ہوئے ہیں۔ نائیجیریا میں قیام کے دوران ڈاکٹر ضیاء الدین کے احسانات کا زیر بار ہونے کی وجہ سے انہیں بہت OWE کرتا ہوں۔ ارادہ تو کئی دفعہ کیا ہے

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

مکرم چوہدری فیض عالم صاحب جنگوی

١٩٧٦ء میں مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے مکرم چوہدری فیض عالم صاحب جنگوی (جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) کے متعلق درج ذیل تحریر رقم فرمائی تھی۔ یہ تحریر مکرم فیض صاحب کے مجموعہ کلام "تقدیس افکار" کے تعارف کے طور پر لکھی گئی تھی۔

(ادارہ)

کراچی کے احمدی شعراء میں ایک جانے پہچانے شاعر جناب فیض عالم خان صاحب فیض جنگوی بھی ہیں جن سے میرا غائبانہ تعارف تو اخبار "المصلح" کراچی کی ادارت کے زمانہ سے تھا لیکن یہ تعارف صرف اُن کے نام اور کام کی نسبت سے تھا لیکن اس مرتبہ جب بطور نمائندہ جماعت نواب شاہ مجلس مشاورت کے موقع پر ربوہ حاضر ہوا تو فارغ اوقات میں اور مجلس شوریٰ کے بعد بھی ربوہ کے اہل علم اصحاب اور اہل قلم حضرات سے انفرادی ملاقاتوں کا موقعہ ملا۔ ایک ملاقات کے دوران عزیز محترم جناب پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پرواڑی (ایم اے پی ایچ ڈی تعلیم الاسلام کالج) سے فیض صاحب کا پتہ بھی مل گیا۔

ربوہ سے واپسی کے بعد ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں کراچی پہنچا اور ابھی محترم فیض صاحب سے ملنے کا پروگرام بنا ہی رہا تھا کہ ایک روز دوران ملاقات برادر محترم جناب مولوی عبدالمجید صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کل بروز اتوار آپ بھائی عبدالحمید صاحب کے مکان واقع عزیز آباد تشریف لائیں اور کھانا بھی وہیں تناول فرمائیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جماعت کراچی کے دوستوں میں یہ تحریک چلی ہوئی ہے کہ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی اپنے سے قریب رہنے والے دوست آپس میں چائے وغیرہ کی دعوت کر دیتے ہیں اور ایک جگہ مل بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ تبادلہ خیالات کرنے اور پرسش احوال کا موقع مل جاتا ہے۔ اور تفصیلی طور پر ایک دوسرے کی ضروریات کا علم ہو کر خدمت کا موقع بہم پہنچ جاتا ہے۔

بہر حال میں وقت مقررہ پر مولوی صاحب کے دولت کدہ پر جو بیت احمدیہ عزیز آباد کے عین مقابل واقع ہے پہنچ گیا۔ چند دوست جن میں سے جناب مرزا عبدالرحمٰن صاحب اور مولوی صاحب کے علاوہ کبھی ذاتی طور سے کسی سے متعارف نہیں تھا، موجود تھے۔ وہاں کھانے سے قبل [illegible] ہوا کہ محترم فیض عالم خان صاحب کی [illegible] ہے۔ وہ تشریف نہیں لا سکینگے [illegible] کے بعد [illegible] کلام سے لطف اندوز

ہونے کا موقع مل جاتا۔ اس پر مولوی عبدالمجید صاحب نے فرمایا کہ ان کی کمی ہمارے سید صاحب (یعنی خاکسار) پوری کر دیں گے۔ جو نہ صرف خود شاعر ہیں بلکہ ایک بلند پایہ شاعر یعنی حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے شاگرد خاص بھی ہیں۔ بہر حال اس گفتگو سے مجھے اتنا تو پتہ لگ گیا کہ فیض صاحب بھی یہیں کہیں قریب ہی رہتے ہیں۔ دوسرے وقت ان کا پتہ معلوم کر کے حاضر خدمت ہوا۔ اتفاقاً گھر پر ہی موجود تھے۔ تشریف لے آئے۔ سلام و دعوات کے سلسلہ کے بعد اندر لے گئے اور پھر جو گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو وقت کے پر لگ گئے۔ کئی گھنٹے تک پر خلوص گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے اپنا مقصد ظاہر کیا۔ کہ خاکسار جملہ احمدی شعراء کے چند چیدہ اشعار کے ساتھ ان کی مختصر سوانح حیات کتابی صورت میں ایک جگہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے ان کی تاریخ محفوظ رہ سکے

ارشاد ہوا کہ میں عرصہ سے بعارضہ قلب صاحب فراش ہوں۔ ڈاکٹروں نے سخت تاکید کی ہوئی ہے۔ چلنے پھرنے اور کام کرنے سے بالکل روکا ہوا ہے۔ لیکن میں اس کام میں آپ سے بکلی تعاون کرونگا۔

دوسری ملاقات میں آپ نے اپنے سوانح جو کتابی صورت میں مرتب کئے ہوئے ہیں۔ پڑھنے کو دیئے۔ اس کتاب میں آپ کے کلام کا معتدبہ حصہ بھی جمع ہے۔ آپ نے بکمال مہربانی وہ مسودہ خاکسار کے حوالے کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ سوانح حیات میں سے جو حصہ آپ کتاب کیلئے مناسب خیال کریں نقل کر لیں۔ اور منظومات سے متعلق یہ اجازت دی کہ جن نظموں کو میں پسند کروں ان پر نشان لگا دوں تاکہ بعد میں نقل کر کے بھیج دی جائیں۔ یہ ایسی عجیب پیش کش تھی کہ میں حیران رہ گیا۔ کیونکہ عام حالات میں کسی شاعر یا ادیب کا اس طرح اپنے جگر پاروں کو ایک اجنبی کے حوالے کر دینا قطعاً غیر متوقع تھا۔ میں نے اس بات سے اندازہ لگایا کہ صرف ایک ہی ملاقات میں دونوں کس قدر قریب آ گئے ہیں اور فیض صاحب کو اس ناچیز کی خاطر کس حد تک منظور ہے۔

دو تین ملاقاتوں ہی میں میں نے فیض صاحب کی وسعت اخلاق، منکسر المزاجی، سلسلہ سے والہانہ عقیدت اور سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ سے عشق و محبت کا اچھی طرح اندازہ لگا لیا۔ اللہ تعالےٰ ایسے بے لوث، نیک خدام دین کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور انہیں صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ (......)۔ خدا کرے کہ فیض صاحب کو اپنے سوانح حیات اور کلام شائع کرنے کا موقع جلد مل جائے تاکہ سامعین و ناظرین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔

آپ کی پاکیزہ زندگی میں نصرت خداوندی کے بے شمار واقعات بھرے پڑے ہیں جنکو سن کر قادر و توانا خدا کی تجلی سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

فیض صاحب نے بہت کچھ کہا ہے اور ہر مناسب موقعہ پر اپنی زبان قلم کو جنبش دی ہے جو کچھ کہا ہے بہت خوب کہا ہے اور محبت اور عشق حقیقی کے رنگ میں ڈوب کر کہا ہے۔ ایسا کلام جو دل کی گہرائیوں سے نکلے اور از دل خیزد و بر دل ریزد والی کیفیت کا حامل ہو۔ کسی تنقید و تبصرہ کا محتاج نہیں ہوا کرتا لیکن چونکہ ان کی خواہش ہے کہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کروں اسلئے یہ چند سطور پیش خدمت ہیں۔ فیض صاحب نے جگ بیتی بھی بیان کی ہے۔ اور آپ بیتی بھی سنائی ہے۔ آپ کی پر گوئی، زود گوئی، حقیقت آفرینی اور جذبات نگاری کے بحر متلاطم میں فنی موشگافیاں کاگ کی طرح اچھلتی کودتی اور تھپیڑے کھاتی نظر آتی ہیں۔ اہل دل آپ کے کلام پر وجد کرتے اور سر دھنتے ہیں اور نکتہ چین حیرت سے منہ تکتے اور ان کے کلام کے تاثرات کی گہرائی اور گیرائی ناپتے رہ جاتے ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

غیر سیاسی باتیں ۔ عبدالقادر حسن ۔ جنگ کراچی ٧ ۔ اپریل ١٩٩٢ء

وسطی ایشیا کو فرقہ بازی سے بچایئے

وسطی ایشیا کی مسلمان ریاستوں کی آزادی اور بحالی کے بعد جو سب سے زیادہ خطرناک خبر شائع ہوئی ہے وہ پاکستان کے علماء کا عزم تبلیغ ہے۔ یہ حضرات وسطی ایشیا کے لئے رخت سفر باندھ رہے ہیں جہاں وہ اسلامی تعلیمات سے محروم مسلمانوں کو اسلام سکھانے کی کوشش کریں گے۔ اس موقع پر اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا بلکہ فریاد کے بعد کہ وہ ہمارے فرقہ باز عالموں کو وہاں جانے کی توفیق نہ دے یہ عرض کرتا ہے کہ حکومت پاکستان اگر ان ریاستوں سے کوئی تعلق پیدا کرنا چاہتی ہے تو وہ پاکستانی علماء کو ان ریاستوں میں جانے سے "حکماً" روک دے۔ ورنہ وہاں اسلام کے نام پر وہی فساد برپا ہو گا جو پاکستان میں ہو رہا ہے۔ وہاں کوئی دیوبندی جائے گا کوئی بریلوی جائے گا کوئی اہلحدیث جائے گا اور کوئی سنی اور شیعہ جائے گا۔ اللہ اور رسول ﷺ کے دین کا عالم کوئی نہیں جائے گا۔

جن دنوں جھنگ میں فساد زوروں پر تھا مجھے اس ضلع کی انتظامیہ کا ایک اہم رکن ملا میں نے اس سے جھنگ کے حالات کے بارے میں پوچھا تو اس نے ایک سرد آہ کے ساتھ کہا کہ کیا عرض کریں وہاں کوئی سنی ہے تو کوئی شیعہ ہے۔ مسلمان کوئی بھی نہیں ہے۔

چند برس کی بات ہے کہ میں لندن گیا تو ایک دن میرے میزبان برادرم رزاق نے کہا کہ چلو تمہیں انگلستان کی سیر کرائیں ان کا یہ کاروباری سفر تھا اور میری سیر تھی۔ ایک بڑے شہر میں گئے ٹھیک سے یاد نہیں برمنگھم تھا یا مانچسٹر۔ وہاں رزاق بھائی مجھے ایک نئی تعمیر شدہ مسجد دکھانے لے گئے جس کی تعمیر میں شاہ فیصل شہید کا بھی بڑا حصہ تھا۔ انہوں نے اس نئی مسجد کی بڑی تعریف کی۔ میرے اندر جو مولوی ہے اس کا اشتیاق اور بڑھ گیا۔ ہم مسجد کے دروازے پر رکے تو کیا دیکھا کہ مسجد کے اس دروازے پر تالہ لگا ہوا ہے اور پولیس پہرہ دے رہی ہے۔ رزاق نے پولیس افسر سے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے بتایا کہ پاکستانی مسلمان اس عمارت کی وجہ سے آپس میں لڑتے ہیں اس لئے حکومت نے امن وامان کے لئے مسجد بند کر دی ہے۔ بعد میں وہاں کے پاکستانیوں نے بتایا کہ یہاں مسجد پر قبضہ کے لئے دیوبندی بریلوی لڑائی ہو گئی تھی معاملہ پولیس تک جا پہنچا اور نقص امن کی وجہ سے پولیس نے مسجد بند کر دی ہے۔ ان دنوں میاں ممتاز دولتانہ وہاں ہمارے سفیر تھے ان سے ملاقات میں وہاں کے حالات پوچھے تو انہوں نے بتایا کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا کچھ علماء پاکستان سے آئے ہیں ان کے دورے کے بعد یہاں پاکستانیوں میں کچھ فسادات ہوئے ہیں۔ یہ حضرات تو خدا خدا کر کے چلے گئے ہیں لیکن ان کی لگائی ہوئی آگ ابھی تک جل رہی ہے۔ یہ علماء بریلوی حضرات تھے۔ دیوبندی خیال کے وہاں پہلے سے موجود تھے۔ یہی تجربہ کار حضرات اب وسطی ایشیا کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کو بھی اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے لیکن جب ڈاکٹر صاحب کو وفد کے دیگر ارکان کا پتہ چلا تو انہوں نے بصد ادب

باقی صہ ٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

محترمہ امۃ القیوم فرینہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد سیال صاحب لکھتی ہیں کہ انکی والدہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ مورخہ ۲۰۔ جون ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ بوقت پانچ بجے شام بورے والا میں وفات پاگئیں۔ جنازہ بورے والا سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد مکرم سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد دین صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

دردمندانہ اپیل

○ خاکسار کی اہلیہ کے دونوں گردے ناکارہ ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹرز نے صحت مند گردے کا انتظام کرنے کا مشورہ دیا ہے "او پازیٹو" (+O) بلڈ گروپ والے دردمند احباب سے گردے کا عطیہ دینے کی اپیل ہے۔ اگر کوئی دوست قیمتاً گردہ دینا چاہیں تو وہ بھی رابطہ قائم فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

خواجہ افتخار احمد کھاد ڈیلر۔ چناب بازار کوٹ مومن ضلع سرگودھا فون نمبر ۲۷۶-۵۱۸-۴۹۔

فیصل آباد: خواجہ محمود احمد بیت الکاشف مصطفےٰ آباد (فیصل آباد) فون نمبر:

دوکان: ۳۱۵۲۲
۶۲۰۸۲۲
گھر: ۵۷۹۲۲

ضرورت خادم بیت الحمد

○ جماعت احمدیہ واہ کینٹ کی بیت الحمد کیلئے ایک خادم کی ضرورت ہے احاطہ بیت الحمد میں ایک کوارٹر جسمیں پانی بجلی گیس اور کچن کی سہولیات میسر ہیں سنگل رہائش کے لئے موجود ہے۔ مشاہرہ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت طے کیا جاسکتا ہے۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواستیں حسب ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

سعید احمد خان صاحب ۱۶۔F آفیسرز کالونی لالہ رخ واہ کینٹ

اعلان دارالقضاء

(محمد رفیع رضا صاحب بابت ترکہ محمد شفیع صاحب اسلم)

حلقہ ثناء دارالعلوم غربی ربوہ:۔

○ مکرم محمد شفیع صاحب اسلم حلقہ ثناء دارالعلوم غربی ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ ۴۴/۲ دارالعلوم شرقی ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے پانچواں حصہ یعنی چار مرلہ موصوف کے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ چار مرلے ہم اپنے چچا مکرم محمد صادق ندیم صاحب کو دیتے ہیں۔ اور اپنے حق سے دستبردار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس پلاٹ میں ہمارے والد کا حصہ ہمارے چچا موصوف کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کے نام یہ ہیں۔

۱:۔ محترمہ امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ — بیوہ
۲:۔ " امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ — دختر
۳: " امۃ الحئی صاحبہ — "
۴: مکرم محمد محمود صاحب — پسر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Religion on ID cards opposed

Bureau Report

LAHORE, June 15: President of the Federation of Churches of all Denominations in Pakistan, Col (Retd) W. Herbert, has strongly opposed the proposal of mentioning religion in the national ID cards and has appealed to the President and the Prime Minister to intervene to reverse this decision, on whatever level it was taken.

In a statement here on Monday he said the proposal was against the Universal Declaration of Human Rights to which Pakistan was a signatory and violative of the Constitution which regarded all citizens of the country as equal, irrespective of their caste and creed.

Col (Retd) Herbert, who has also been a Parliamentary Secretary for Defence, alleged that the suggestion had been mooted by what he called enemies of Pakistan and apprehend that with its implementation the national unity would be affected.

DAWN, JUNE 16, 1992

شناختی کارڈوں پر مذہب کے اندراج کی مخالفت

(ڈان) بیورو رپورٹ

لاہور ۱۵۔ جون: پاکستان کی تمام عیسائی تنظیموں کی فیڈریشن کے صدر کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو ہربرٹ نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شناختی کارڈوں پر مذہب کا اندراج کیا جائے۔ انہوں نے صدر مملکت اور وزیر اعظم سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے میں دخل دیں اور اس فیصلے کو کالعدم قرار دیں۔

اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ یہ تجویز بنیادی انسانی حقوق کے عالمی چارٹر کے منافی ہے اور پاکستان نے اس چارٹر پر دستخط کر رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تجویز آئین کے بھی منافی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ملک کے تمام شہری بلاتمیز ذات وعقیدہ برابر ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) ہربرٹ جو دفاع کے سابق پارلیمانی سیکرٹری بھی رہے ہیں، انہوں نے الزام لگایا کہ یہ تجویز پاکستان کے دشمنوں کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ کیونکہ اس پر عمل درآمد کے نتیجے میں قومی وحدت متاثر ہوگی۔

(روزنامہ ڈان کراچی۔ ۱۶ جون ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ۴ سے آگے

جاتا ہے۔ حالانکہ اس طرح حراست میں لینا عالمی برادری کے قوانین کی مخالفت کرتا ہے۔

؟

بقیہ: صہ۵ سے آگے

کہ ان کی طبی وجماعتی خدمات کو لکھ کر اشاعت کے لئے بھیجوں۔ لیکن ان کی انسانیت کے لئے خدمات کا احاطہ اتنا وسیع ہے کہ ڈرتا ہوں کہ اس کو ماپ نہ سکوں۔ آپ سے درخواست ہے اپنے کسی مضمون میں ان کا ذکر خیر کر دیں۔

اللہ تعالیٰ آپکی جملہ مساعی میں برکت دے اور آپکو اور آپ کے رفقاء کو اعلیٰ جزا دے۔

بقیہ: صہ۶ سے آگے

معذرت کر دی۔

وسطی ایشیا کے مسلمان پون صدی بعد آزاد ہوئے ہیں اور اس دوران ان کی نئی نسلوں کو سیکولرزم کی تعلیم دی گئی ہے لیکن وہ تہذیب وثقافت کے حوالے سے پکے مسلمان ہیں اور مسلمان ہوتے پر فخر بھی کرتے ہیں کہ نئی دنیا میں ان کی شناخت یہی اسلام ہے کہ کمیونزم جس سے وہ نجات پاچکے ہیں۔ لیکن وہ سیدھے سادھے عام سے نارمل مسلمان ہیں۔ فرقہ واریت کے زہر سے محفوظ اور مذہبی دھڑے بندیوں سے بالکل ناآشنا۔ اس وقت ان کو ان کی طرح کے صاف سیدھے اسلام کی تعلیم کی ضرورت ہے ان کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ زندگی کا جو لطف اسلام میں ہے وہ کمیونزم میں نہیں تھا۔ اسلام انسانی فطرت کے قریب ترین اور کمیونزم اسلام کی ضد تھا جس کی وجہ سے وہ ناکام اور نامراد ہوا۔ یہاں کے مسلمان ترکی، ایران اور پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ تینوں ان کے ہمسایہ آزاد مسلمان ممالک ہیں اور پاکستان تو سمندر کے لئے ان کا قریب ترین اور ایک تاریخی راستہ ہے جس کے نشیب وفراز سے ان کے بزرگ آشنا رہے ہیں۔ ازبکستان کے مغلوں نے ہندوستان پر صدیوں حکومت کی ہے اور ان کے عہد کے نقوش آج تک جابجا سجے ہوئے ہیں۔ ہمارے دسترخوان پر اگر ان کا پلاؤ اور کباب ہیں تو ہماری زمین پر ان کے قلعے، مساجد اور باغات ہیں۔ پاکستان کی طرف سے انہیں سکون کی خوشخبری ملنی چاہیئے۔ نہ کہ فتنہ وفساد۔ اسلام میں ایسے اسلامی لٹریچر کی فراوانی ہے جو فرقہ واریت سے پاک ہے ان تک ان کی زبان میں اسے پہنچانا چاہیئے اور ایسے لوگ وہاں بھیجے جائیں جو تعلیم یافتہ ہوں کہ وہاں تعلیمی اوسط ۹۸ فیصد تک ہے اور یہ لوگ انہیں اسلام کی اخوت، آپس کی محبت اور امن کی تعلیم دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کمیونزم سے نجات پا کر وہ کسی اور مصیبت میں پھنس جائیں۔ اور پاکستان کے بارے میں ان کے خوبصورت تصورات بکھر جائیں۔ حال ہی میں اپنے اخباری نیوز ویک میں نے وزیر خزانہ جناب سرتاج عزیز کا وسطی ایشیا پر ایک مضمون پڑھا ہے ان دنوں اس خطے کے بارے میں بہت کچھ چھپ رہا ہے لیکن پاکستان کے حوالے سے اتنا خوبصورت اور جامع مضمون میں نے نہیں پڑھا۔ اس میں حقیقت پسندی بھی ہے اور کچھ پرانے اور نئے حوالوں کا ذکر بھی۔ وہ حال ہی میں وہاں بجلی خریدنے گئے تھے۔ اگر ان کے پاس فرصت ہو جو ان دنوں بجٹ کی وجہ سے بہت مشکل ہے تو وہ حکومت کو اس خطے سے مذہبی اور دینی تعلقات کے سلسلے میں کچھ مشورے ضرور دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ آپریشن کے بارے میں وزیر اعظم نے کہا ہے کہ فوج کو مزید اختیارات دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر اپنی ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے ایک دفعہ پھر اعلان کیا کہ آپریشن میں کسی سیاست مصلحت یا دباؤ کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

○ ایم کیو ایم کے زیر نگرانی چلنے والے ٹارچر سیلوں میں دردناک انکشافات ہوئے ہیں۔ ان میں غازیوں اور روسیوں کو سزا دینے والے جرائم کئے گئے تھے دریافت ہونے والے دو عقوبت خانوں میں پچاس ساٹھ افراد کو قتل کیا گیا۔ ایک عورت نے فریاد کرتے ہوئے کہا کہ میری جوان بیٹی مجھے دلائی جائے ورنہ روز حشر صدر کا دامن پکڑوں گی۔ ٹارچر سیلوں کے باہر آہ وزاری کرنے والی عورتوں کے بین سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ایم کیو ایم والوں نے فوج کے میجر کلیم اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ عامر خان اور آفاق خان کو بھی لانڈھی ٹارچر سیل میں تشدد کا نشانہ بنایا۔ فوج کے بریگیڈئر ہارون نے بتایا ہے کہ ٹارچر سیلوں میں عورتوں کی عزتیں بھی لوٹی جاتی تھیں۔ یہاں غیر انسانی جرائم ہوتے تھے۔ ایک شخص نے بتایا کہ اس نے ڈیڑھ لاکھ روپے دے کر اپنے بچے کو ٹارچر سیل سے رہا کرایا۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ ان کے حکومت میں ہوتے ہوئے انہیں الطاف کو گرفتار کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہفتہ قبل حکمران جنہیں محب وطن قرار دے رہے تھے۔ اور تحفظ فراہم کرتے تھے آج انہیں دہشت گرد کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ہماری تمام باتیں صحیح نکلیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت مغل بادشاہوں کی طرح خزانہ لٹا رہی ہے۔ برطانیہ کی ایک کرکٹ کلب کو ۵۰ ہزار پونڈ دیئے گئے ہیں۔

○ سندھ کے لیڈر غلام مصطفٰے جتوئی نے کہا ہے کہ فوج سمیت جو بھی سندھ کو امن فراہم کرے گا لوگ اسے پوجیں گے

○ جھنگ میں بس نہر میں گرنے سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ اب تک ۲۳ نعشیں نکالی جا چکی ہیں۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کراچی کے عقوبت خانوں اور سندھ آپریشن کے بارے میں کسی ملک نے وضاحت نہیں مانگی اور اگر کسی نے استفسار بھی کیا تو ہم کسی وضاحت کے پابند نہیں۔

○ این ڈی پی کے سربراہ شیر باز مزاری نے کہا ہے کہ عرفان مروت کو ملک سے فرار ہونے میں مدد دینے سے سندھ آپریشن کی جانبداری مشکوک ہو گئی ہے۔

○ افغانستان کے عبوری صدر صبغت اللہ مجددی نے مقررہ تاریخ سے تین دن قبل ۲۵ جون کو اقتدار چھوڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے احمد شاہ مسعود پر نکتہ چینی کی تاہم انہوں نے کہا کہ میں آئندہ کسی انتظامی سربراہ کے لئے بھی سفارش نہیں کروں گا۔

○ حکومت اور تاجروں کے درمیان سہ روزہ مذاکرات کے اختتام پر تاجروں پر ۲ فیصد ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

○ کراچی کی انتظامیہ نے شہریوں سے درخواست کی ہے کہ وہ تمام آہنی گیٹ تباہ کر دیں۔

بقیہ : صفحہ ۱ سے آگے

کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی کہیں اور نہیں مل سکتی باقی حکومتیں اور ادارے بھی دوسروں کے حقوق کی نگرانی کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں وہ ایسا کرتے ہیں لیکن یہ ان کا ایسا کرنا خالص بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ہو اور رب العالمین خدا کے لئے ہو اس کی مثال نہیں مل سکتی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء)

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق

حب اٹھراء

۳۰ گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے

نیئران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زدجام عشق

تیس ۳۰ گولی -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ جسبر ڈ گوجرانوالہ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

مکان کرائے کیلئے خالی ہے

ایک مکان یکم جولائی سے کرائے کیلئے خالی ہو رہا ہے۔ سوئی گیس بجلی اور پانی کی سہولت میسر ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

سردار کرامت اللہ ۲۱/۳۴ دارالرحمت شرقی ۔ ریلوے روڈ ۔ ربوہ

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92

ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED

6.7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD,
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

BABY TONIC	-/۱۲	۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	-/۳۰	۲۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	-/۱۰۰	۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	-/۱۰۰	۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کے لئے)
BED URINE COURSE	-/۳۵	۵۔ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	-/۲۰	۶۔ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	-/۵۰	۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	-/۲۰	۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	-/۲۰	۹۔ بے ترتیب دانت کیور

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

• مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں۔

• لاہور:۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان ۲۴ توجک روڈ پشین اڈہ • ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی ۔ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶